بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم چہار شنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۳۱ امان ۱۳۴۴ھ ش ۔ ۲۷ ذیقعدہ ۱۳۸۴ھ ۔ ۳۱ مارچ ۱۹۶۵ء	نمبر ۷۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۳۰ مارچ بوقت ½۹ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی ۔ البتہ کل شام بے چینی کی شکایت ہو گئی ۔ لیکن رات نیند اچھی آ گئی ۔ اِس وقت طبیعت بہتر ہے ۔

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۳۰ مارچ ۔ محترم حاجی محمد الدین صاحب درویش قادیان حال ربوہ تا حال بعارضہ کثرت بول بیمار ہیں ۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں ۔

○ ربوہ ۔۔ ۳۰ مارچ ۔ محترم مولانا ابو العطاء صاحب تحریر فرماتے ہیں :-

"عزیزم افتخار احمد صاحب ایاز جو ٹانگانیکا مشرقی افریقہ میں بیمار ہیں ۔ کے متعلق بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اب انہیں پہلے کی نسبت کسی قدر افاقہ ہے ۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین "

○ عدن سے تار کے ذریعہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم جناب ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب سخت بیمار ہیں ۔ اور ہسپتال میں داخل ہیں ۔ احباب اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ ازراہ مہربانی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو صحت عطا فرمائے آمین

(شیخ مبارک احمد نائب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

○ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم چوہدری جہان خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ٹانگٹ اوچے ضلع گوجرانوالہ کے رؤسا میں سے تھے مورخہ ۲۳/۳/۶۵ صبح ۸ بجے وفات پا گئے انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ احباب دعا فرمائیں کہ خداوند کریم مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے ۔ اور ان کی اولاد کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے اور خدمت سلسلہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے آمین

خاکسار محمد حیات خان نمبردار ٹانگٹ اوچے

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خوش قسمت وہ ہے جس کو ایمان کی دولت ملے اور وہ خدا کی ناراضگی سے ڈرتا رہے

جو گناہ کی فکر نہیں کرتے اور خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتے وہ پاک نہیں ہو سکتے

"خوش قسمت وہ شخص نہیں ہے جس کو دنیا کی دولت ملے اور وہ اس دولت کے ذریعہ ہزاروں آفتوں اور مصیبتوں کا مورد بن جائے بلکہ خوش قسمت وہ ہے جس کو ایمان کی دولت ملے اور وہ خدا کی ناراضگی اور غضب سے ڈرتا رہے اور ہمیشہ اپنے آپ کو نفس اور شیطان کے حملوں سے بچاتا رہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی رضا کو وہ اس طرح پر حاصل کرے گا ۔ مگر یاد رکھو کہ یہ بات یونہی حاصل نہیں ہو سکتی ۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ تم نمازوں میں دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ تم سے راضی ہو جاوے اور وہ تمہیں توفیق اور قوت عطا فرمائے کہ تم گناہ آلود زندگی سے نجات پاؤ ۔ کیونکہ گناہوں سے بچنا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اُس کی توفیق شامل حال نہ ہو اور اس کا فضل عطا نہ ہو اور یہ توفیق اور فضل دعا سے ملتا ہے اس واسطے نمازوں میں دعا کرتے رہو کہ اے اللہ ہم کو ان تمام کاموں سے جو گناہ کہلاتے ہیں اور جو تیری مرضی اور ہدایت کے خلاف ہیں بچا اور ہر قسم کے دکھ اور مصیبت اور بلا سے جو ان گناہوں کا نتیجہ ہے بچا اور سچے ایمان پر قائم رکھ (آمین) کیونکہ انسان جس چیز کی تلاش کرتا ہے وہ اس کو ملتی ہے اور جس سے لاپرواہی کرتا ہے اس سے محروم رہتا ہے ۔ جوئندہ یابندہ مثل مشہور ہے مگر جو گناہ کی فکر نہیں کرتے اور خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتے وہ پاک نہیں ہو سکتے ۔ گناہوں سے وہی پاک ہوتے ہیں جن کو یہ فکر لگی رہتی ہے ۔

بہت سے آدمی اس دنیا میں ایسے ہیں کہ ان کی زندگی ایک اندھے آدمی کی سی ہے کیونکہ وہ اس بات پر کوئی اطلاع ہی نہیں رکھتے کہ وہ گناہ کرتے ہیں یا گناہ کسے کہتے ہیں ۔ عوام تو عوام بہت سے عالموں فاضلوں کو بھی پتہ نہیں کہ وہ گناہ کر رہے ہیں حالانکہ وہ بعض گناہوں میں مبتلا ہوتے ہیں اور کرتے رہتے ہیں ۔ گناہوں کا علم جب تک نہ ہو اور پھر انسان ان سے بچنے کی فکر نہ کرے تو اس زندگی سے کوئی فائدہ نہ اس کو ہوتا ہے اور نہ دوسرں کو ۔ خواہ سو برس کی عمر بھی کیوں نہ ہو جائے ۔" (البدر ۱۶ اپریل ۱۹۰۳ء)

مسعود احمد جہلمی پرنٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

احمدیت کا مستقبل

مکرم نسیم سیفی صاحب سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ

(۳)

عیسائیوں میں سب سے زیادہ متعصب لوگ کیتھولک فرقہ کے لوگ ہیں اور ان کے نظام کو اپنے لوگوں پر اتنا کنٹرول ہے کہ غالباً اور کسی فرقہ کو اپنے ماننے والوں پر ایسا اختیار نہیں ہے۔ یہ لوگ نہ کسی کی بات سنتے ہیں۔ اور نہ کسی دوسرے کی دلیل کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی عمارت بھی گر رہی ہے۔ چنانچہ نائیجیریا کے اخبار کیتھولک ہیرلڈ Catholic Herald نے اپنے ایک اداریہ میں لکھا:۔

”سب سے زیادہ افسوس کی بات تو یہ ہے کہ یہاں نائیجیریا میں ایک بہت بڑی تعداد بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ پچاس فیصدی ہمارے سکنڈری سکول کے لڑکے اور لڑکیاں سکول چھوڑنے کے چند ہی سال بعد اپنا مذہب چھوڑ دیتے ہیں“۔

اگر یہی بات کوئی مسلمان کہے تو غالباً اسے مبالغہ سمجھا جاتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ بات عیسائیوں ہی کے منہ سے کہلوا دی اور پھر عیسائی بھی کیتھولک عیسائی۔

اس عیسائی اخبار نے اپنے ایک اور اداریہ میں لکھا:۔

”اس وقت عیسائی دنیا اپنی بقا کے لئے سب سے بڑی جنگ لڑ رہی ہے“۔

اور اس میں کیا شک ہے کہ یہ کفر و ایمان کی جنگ سب جنگوں سے بڑی ہے۔ اور یہی جنگ ہے جس میں اسلام کی فتح مقدر ہے۔ اور عیسائیت کی شکست

مغربی افریقہ میں تو عیسائیوں کو اپنی شکست کا اس قدر احساس ہو گیا ہے کہ آج سے چند سال پہلے انہوں نے فیصلہ کیا کہ کسی بیرونی ملک سے کسی ایسے عیسائی کو بلایا جائے جو اسلام کا ماہر ہو تاکہ اس سے اسلام کے خلاف تقریریں کروائی جائیں اور عیسائی پادریوں کو اسلام کے خلاف تعلیم دی جائے۔

یہ فیصلہ بذات خود اس بات کا اعتراف ہے کہ عیسائیت اسلام کے مقابلہ میں عاجز آ چکی ہے۔

انگلستان سے چھپنے والے ایک اخبار Time-British Colonies Review نے اپنی ایک اشاعت میں لکھا کہ اسلام کی روز افزوں ترقی کا کوئی مقابلہ نہیں کیا جا رہا اور یہ بات کچھ بعید نہیں کہ عیسائی اور مشرک علاقے بالآخر اسلام کے سمندر میں غرق ہو کر رہ جائیں گے۔

اس اخبار نے یہ بھی لکھا کہ اب اسلام کی ترقی کے متعلق کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس میں تلوار کا ہاتھ ہے بلکہ آہستہ آہستہ تبلیغ کے ذریعہ اسلام کا نفوذ ہو رہا ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ سفید فام لوگوں کی حکومت کے خاتمہ کے ساتھ ساتھ سفید فام لوگوں کا مذہب (یعنی عیسائیت) بھی ختم ہو رہا ہے۔

نائیجیریا ہی کے ایک اور اخبار ”ڈیلی ٹائمز“ نے اپنی ایک اشاعت میں اسلام کی ترقی کی خبر پر یہ سرخی جمائی ”عیسائیت اسلام کی ترقی سے خائف ہے“۔

اسی طرح حال ہی میں نائیجیریا میں دنیا کے مختلف حصوں کے عیسائیوں نے ایک کانفرنس منعقد کی جس میں پادریوں نے اپنی تقاریر میں کہا۔ کہ اب چند ہی سالوں میں یہ فیصلہ ہو جائے گا۔ کہ افریقہ میں عیسائیت حکمرانی کرے گی یا اسلام۔ ایک اور اخبار ڈیلی ٹیلیگراف (نائیجیریا) نے اپنے ایک ایڈیٹوریل میں لکھا:۔

”محمڈنزم (یعنی اسلام) ہر صبح و شام حملہ کرتا ہوا آگے بڑھ رہا ہے۔ اور یہاں اس کی فوجوں کے جرنیل مو (جرنیل) مولوی سیفی ہیں“۔

اسلام کی ترقی اور عیسائیت کی شکست کے شواہد اب اس قدر زیادہ ہو گئے ہیں۔ کہ ان کا انکار ناممکن ہے اور یہ سب شواہد اس بات کی طرف راہ نمائی کر رہے ہیں کہ وہ وقت دور نہیں جب اسلام کی فتح مکمل ہو کر رہے گی۔ اور عیسائیت کی شکست ان پیشگوئیوں کو پورا کر کے رہے گی۔ جن کا اس مضمون کے پہلے حصہ میں ذکر کیا گیا ہے۔

بالآخر اس مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ پر ختم کیا جاتا ہے۔ جس میں حضور پُر نور نے احمدیت کے مستقبل کی طرف راہ نمائی فرمائی ہے۔ اور وہ الفاظ یہ ہیں:۔

”اے تمام لوگو سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کے رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہو گا۔ جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی۔ اگر اب مجھ سے ٹھٹھا کرتے ہیں۔ تو اس ٹھٹھے سے کیا نقصان کیونکہ کوئی نبی نہیں جس سے ٹھٹھا نہیں کیا گیا پس ضرور تھا کہ مسیح موعود سے بھی ٹھٹھا کیا جاتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یاحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون

پس خدا کی طرف سے یہ نشانی ہے کہ ہر ایک نبی سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔ مگر ایسا آدمی جو تمام لوگوں کے روبرو آسمان سے اترے اور فرشتے بھی اس کے ساتھ ہوں۔ اس سے کون ٹھٹھا کرے گا۔ پس اس دلیل سے بھی عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ مسیح موعود کا آسمان سے اترنا محض جھوٹا خیال ہے۔ یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے۔ اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی۔ اور ان میں سے کوئی آدمی بھی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی۔ اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا۔ اور دنیا دوسرے رنگ میں آ گئی۔ مگر مریم کا بیٹا اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے۔ اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہو گی کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہو گا۔ اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے“۔

(تذکرۃ الشہادتین)

اپریل فول کی گندی رسم

عیسائیوں کی ایک گندی رسم ”اپریل فول“ کی نقل میں بعض مسلمانوں نے بھی یکم اپریل کو اپریل فول منانا شروع کر دیا ہے۔ جو کہ اسلامی روایات کے سراسر خلاف ہے۔ احمدی احباب کو کہ جنہوں نے صحیح اسلامی اقدار دنیا میں قائم کرنی ہیں۔ اس سے پرہیز کرنا چاہیئے اور دوسروں کو بھی اس سے اجتناب کی تلقین کرنی چاہیئے۔

اس ضمن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب نور القرآن نمبر ۲ کا اقتباس مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ پادری فتح مسیح کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”قرآن نے جھوٹوں پر لعنت کی ہے اور نیز فرمایا ہے کہ جھوٹے شیطان کے مصاحب ہوتے ہیں اور جھوٹے بے ایمان ہوتے ہیں اور جھوٹوں پر شیاطین نازل ہوتے ہیں اور صرف یہی نہیں کہ تم جھوٹ مت بولو بلکہ یہ بھی فرمایا ہے کہ تم جھوٹوں کی صحبت بھی چھوڑ دو۔ اور ان کو اپنا یار دوست مت بناؤ۔ اور خدا سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔ اور ایک جگہ فرماتا ہے۔ کہ جب تو کوئی کلام کرے تو تیری کلام محض صدق ہو۔ ٹھٹھے کے طور پر بھی اس میں جھوٹ نہ ہو۔ اب بتلاؤ یہ تعلیمیں انجیل میں کہاں ہیں۔ اگر ایسی تعلیمیں ہوتیں تو عیسائیوں میں اپریل فول جیسی گندی رسمیں اب تک کیوں جاری رہتیں۔ دیکھو اپریل فول کیسی بُری رسم ہے کہ ناحق جھوٹ بولنا اس میں تہذیب کی بات سمجھی جاتی ہے یہ عیسائی تہذیب اور انجیلی تعلیم ہے“۔

(نور القرآن نمبر ۲۔ روحانی خزائن جلد نمبر ۹ صفحہ ۴۰۴)

خاکسار۔ منصور احمد عمر متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

جماعت احمدیہ کی چھیالیسویں مجلس مشاورت کی مختصر روداد

سب کمیٹی نظارت اصلاح وارشاد کی سفارشات پر غور اور اہم فیصلے

جماعتِ احمدیہ کی چھیالیسویں مجلس مشاورت کے افتتاحی اجلاس کی روداد الفضل مورخہ ۲۸ مارچ میں شائع ہو چکی ہے دوسرے روز کے پہلے اجلاس کی روداد درج ذیل کی جاتی ہے :-

دوسرے روز کا پہلا اجلاس

ربوہ ۲۷ مارچ آج آٹھ بجے صبح جماعت احمدیہ کی چھیالیسویں مجلس مشاورت کے دوسرے روز کا پہلا اجلاس شروع ہوا۔ صدارت کے فرائض سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور نے سرانجام دیئے محترم مرزا عبدالحق صاحب بھی

کارروائی کا آغاز تلاوت قرآنِ پاک سے کیا گیا جو کہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے فرمائی۔ بعد ازاں اجتماعی دعا ہوئی اور پھر پروگرام کے مطابق کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے تعمیل فیصلہ جات سال گزشتہ کی رپورٹیں پیش ہوئیں۔ یہ رپورٹیں محترم مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ مکرم چوہدری علی اکبر صاحب قائمقام ناظر تعلیم۔ مکرم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال (خرچ) مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال (آمد) محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح وارشاد و صدر مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی۔ مکرم میجر عارف زمان صاحب ناظر امور خارجہ اور محترم مرزا عبدالحق صاحب صدر نگران بورڈ نے پیش فرمائیں۔

اسی دوران محترم شمس صاحب نے جب اپنے محکمہ سے متعلقہ رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت کے ایک مخیر دوست نے جو اپنا نام ظاہر کرنا پسند نہیں کرتے ربوہ کی مجوزہ جامع مسجد کے لئے سوا لاکھ روپیہ کی خطیر رقم بطور عطیہ پیش کی ہے تو جناب صاحب صدر نے اس مخیر دوست کے لئے دعا کی تحریک فرمائی چنانچہ اسی وقت اجتماعی دعا ہوئی جس میں جملہ نمائندگان کرام شریک ہوئے اللہ تعالیٰ اس مخیر دوست کو اجرِ عظیم عطا فرمائے اور اپنی دینی اور دنیوی برکات سے انہیں مزید متمتع فرمائے آمین

تعمیل فیصلہ جات شوریٰ سال گزشتہ کی رپورٹیں پیش ہونے کے بعد مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور سیکرٹری مجلس مشاورت نے اضافہ بجٹ دورانِ سال کی تفصیل پیش کی اور پھر وہ ردشدہ تجاویز پڑھ کر سنائیں جو مجلس شوریٰ میں پیش ہونے کے لئے موصول ہوئیں لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت انہیں پیش کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔

اس کے بعد جناب صدر صاحب کے ارشاد پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے سب کمیٹی اصلاح وارشاد و دیگر امور کی رپورٹ بحیثیت سیکرٹری سب کمیٹی پیش فرمائی اور پھر اس کی سفارشات پر بحث و تمحیص شروع ہوئی۔

جلسہ سالانہ ۶۵ء کی تاریخیں

سب سے پہلے ایجنڈے میں درج شدہ تجویز نمبر ۱ زیرِ غور آئی جس کا تعلق جلسہ سالانہ ۶۵ء کی تاریخوں میں تبدیلی سے تھا۔ تجویز یہ تھی کہ

> جلسہ سالانہ اگر مقررہ تاریخوں میں رکھا جائے تو یہ تاریخیں رمضان المبارک میں آتی ہیں احباب اور منتظمین کو دقت ہوگی اس لئے جلسہ سالانہ ۲۶۔۲۷۔ ۲۸ دسمبر کی بجائے ۱۷۔۱۸۔ ۱۹ دسمبر کو رکھا جائے۔ جماعت پشاور کی تجویز یہ تھی کہ جلسہ سالانہ ۱۹۔۲۰۔۲۱ دسمبر ۶۵ء کو ہونا چاہیئے۔

سب کمیٹی نے اس معاملہ کے مختلف پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد یہ تجویز کیا تھا جلسہ سالانہ ۳۔۴۔۵ دسمبر کو منعقد ہو۔

جب یہ مسئلہ نمائندگان کے سامنے پیش ہوا تو مختلف نمائندگان نے اس پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا اور اس طرح اس کے کئی نئے اور ضروری پہلو سامنے آگئے۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل نمائندگان نے تقاریر فرمائیں :-

مکرم سید داؤد احمد صاحب۔ مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ مکرم عبدالغنی صاحب رشدی راولپنڈی۔ مکرم شیخ محمد حنیف صاحب کوئٹہ۔ مکرم شمس الرحمان صاحب بیرسٹر ڈھاکہ مشرقی پاکستان۔ مکرم خان شمس الدین خانصاحب پشاور۔ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب کراچی مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی میرپور خاص۔ مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر ربوہ۔

ان تقاریر کے بعد صاحب صدر نے اس امر پر رائے شماری کرائی کہ آیا جلسہ سالانہ کی مقررہ تاریخوں میں کسی تبدیلی کی ضرورت بھی ہے یا نہیں۔ نمائندگان کی اکثریت نے اس رائے کا اظہار کیا کہ رمضان المبارک میں پیش آمدہ دقتوں کی وجہ سے جلسہ کی تاریخیں تبدیل کر دینی چاہئیں۔ اس کے بعد جلسہ سالانہ کی تبدیل شدہ تاریخیں معیّن کرنے کا سوال زیرِ غور آیا اس سلسلہ میں مکرم سیّد حضرت اللہ پاشا صاحب لاہور۔ مکرم ملک حبیب الرحمان صاحب ربوہ۔ مکرم حمید اسلم صاحب سیالکوٹ۔ مکرم صوفی رحیم بخش صاحب راولپنڈی۔ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب کراچی۔ مکرم فضل الرحمٰن صاحب حیدرآباد۔ مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی میرپور خاص مکرم ہارون الرشید صاحب حافظ آباد۔ رانا محمد خاں صاحب ایڈووکیٹ بہاولنگر مکرم سید داؤد احمد صاحب ربوہ مکرم مولوی عبدالکریم صاحب جہلم اور مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا جس کے بعد جناب صاحب صدر نے رائے شماری کرائی اور نمائندگان نے بھاری اکثریت سے یہ سفارش حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا کہ :-

> جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء ۲۶۔۲۷۔ ۲۸ دسمبر کی بجائے مورخہ ۱۹۔ ۲۰۔۲۱ دسمبر (بروز اتوار۔ پیر۔ منگل) کو منعقد کیا جائے۔

الفضل کا خطبہ نمبر ہر احمدی جماعت میں جانا چاہیئے

اس کے بعد ایجنڈے میں درج شدہ تجویز نمبر ۲ زیرِ غور آئی جو یہ تھی کہ

> روزنامہ الفضل کا خطبہ نمبر جس میں سلسلہ کی ضروری تحریکات اور اہم خبریں بھی ہوں تمام احمدی جماعتوں میں بھجوایا جائے۔ کوئی جماعت ایسی نہ رہے جس میں ہفتہ میں ایک بار اخبار الفضل نہ پہنچے جو جماعتیں چندہ ادا نہ کر سکتی ہوں انکو بھی جماعت کے خرچ پر اخبار الفضل کا خطبہ نمبر بھجوایا جائے۔

صدر انجمن احمدیہ نے اس تجویز میں یہ ترمیم کرنے کی سفارش کی تھی کہ ہر جماعت کیلئے اخبار الفضل کی خریداری لازمی قرار دی جائے۔

سب کمیٹی کی رائے یہ تھی کہ الفضل کا خطبہ نمبر جماعتوں میں ضرور جانا چاہیئے اور انتظامیہ کی طرف سے یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ کوئی جماعت ایسی نہ رہے جس میں خطبہ نمبر نہ پہنچتا ہو۔

اس تجویز پر مندرجہ ذیل نمائندگان نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا :-

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مکرم چوہدری احمد مختار صاحب کراچی محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب۔ مکرم ضیاء الحق خانصاحب خانپور۔ مکرم شمس الرحمان صاحب مشرقی پاکستان۔ مکرم سید حضرت اللہ پاشا صاحب لاہور۔ مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر۔ مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب کراچی جناب صاحب صدر نے اس سلسلے میں اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ روزنامہ الفضل جماعتوں کی تربیت کا خاص ذریعہ ہے بطور امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع لائلپور میرا یہ تجربہ ہے کہ جن جماعتوں میں الفضل جاتا ہے وہاں بیداری پیدا ہو جاتی ہے اس لئے ہر جماعت میں اس کا جانا واقعی بہت ضروری ہے۔

بالآخر رائے شماری ہوئی اور نمائندگان کی اکثریت نے سب کمیٹی کی سفارش کو محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی پیشکردہ اس ترمیم کے ساتھ منظور کر لیا کہ نظارت اصلاح وارشاد کوشش کرے کہ ہر جماعت میں الفضل کا خطبہ نمبر جس میں سلسلہ کی ضروری تحریکات اور اہم خبریں بھی ہوں پہنچے اور جو جماعتیں پھر بھی رہ جائیں وہاں پر ضرور الفضل کا خطبہ نمبر بھجوایا جائے۔ خواہ مفت بھیجنا پڑے یا رعایتی

تجویز نمبر ۵ پر غور

اسکے بعد تجویز نمبر ۵ پر غور کیا گیا جس میں کارکنان صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے ذہین بچوں کی اعلیٰ تعلیم کیلئے نظارت تعلیم کی مد قرضہ حسنہ میں چھ ہزار روپے کا اضافہ تجویز کیا گیا تھا سب کمیٹی نے اس تجویز کو مسترد کرنے کی سفارش کی تھی۔ اس تجویز پر مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب کراچی محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ مکرم چوہدری علی اکبر صاحب قائمقام ناظر تعلیم۔ مکرم چوہدری اسداللہ خانصاحب لاہور۔ میر محمود احمد صاحب ناصر ربوہ۔ چوہدری احمد مختار صاحب کراچی۔ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور اور محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ صدر نگران بورڈ۔ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب۔ مکرم شیخ محمد حنیف صاحب کوئٹہ۔ مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر ڈیرہ غازیخاں اور چوہدری خورشید احمد صاحب گوجرانوالہ نے تقاریر فرمائیں۔ بعد ازاں رائے شماری ہوئی اور نمائندگان نے کثرت رائے کے ساتھ سب کمیٹی کی سفارش کو منظور کرتے ہوئے اس تجویز کو مسترد کر دیا۔

سوا بارہ بجے یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۶۵ء

اتحاد بین المسلمین

(۱) سنہ ۳۰-۱۹۲۲ء کا ذکر ہے کہ ملکانوں کے ارتداد کا حادثہ رونما ہوا۔ آریوں نے تمام علاقہ میں مسلمانوں کو وسیع پیمانہ پر آریہ مت میں داخل کر لیا جس سے تمام دردمند دل رکھنے والے مسلمانوں میں ایک ہیجان پھیل گیا جماعتِ احمدیہ کے دوست قربانیاں کرکے اور ملازمت پیشہ رخصتیں لے کر اپنے امام کے حکم سے اس علاقہ میں کام کرنے لگے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے تاریخ بتلاتی ہے کہ سب سے زیادہ جوش اور خروش سے احمدیوں ہی نے وہاں کام کیا۔ احمدیوں کی دیکھا دیکھی بعض دیگر مسلمان جماعتیں بھی پہنچیں مگر:-

"یہ بات افسوس کے ساتھ کہنی پڑتی ہے کہ ان کا کام سوائے اس کے اور کچھ نہیں تھا کہ لوگوں کو احمدی مبلغوں کے خلاف اُکسا کر اور کفر کے فتوے دیکر تبلیغ کے کام میں روڑا اٹکائیں مگر جو کام خدا نے جماعتِ احمدیہ سے لینا تھا اسے کون روک سکتا تھا۔ چنانچہ چند ماہ کی مسلسل اور دن رات کی والہانہ جدّوجہد کے نتیجہ میں شدھی کی رَو کو قطعی طور پر روک دیا گیا اور نہ صرف آئندہ شدھی کا سلسلہ بند ہو گیا بلکہ جو لوگ پہلے سے شدھی ہو چکے تھے انہیں بھی آہستہ آہستہ اسلام میں لا کر حق کا جھنڈا بلند کیا گیا حتیٰ کہ بیشتر مقامات پر ہندو واعظ مقابلہ ترک کرکے میدان خالی کر گئے۔"

(سلسلہ احمدیہ صفحہ ۳۶۷)

ظاہر ہے کہ جو ہیجان اس وقت ہندو مسلمانوں کے درمیان پیدا ہو گیا تھا اس سے دونوں قوموں کے درمیان کشیدگی زیادہ ہو جانا لازمی تھی اور قومی لیڈر اس وجہ سے بہت پریشان تھے کیونکہ وہ چاہتے تھے کہ ہندو اور مسلمان مل کر انگریز سے آزادی کی جدّوجہد کریں اس لئے ہندو اور مسلمان اکابر سیاسی لیڈروں نے چاہا کہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں جو ملکانوں کے ارتداد کی وجہ سے جو کشمکش شروع ہو گئی ہے اس کو ختم کیا جائے۔ چنانچہ دہلی میں ایک اجلاس طلب کیا گیا جس میں بڑے بڑے مسلمان اور ہندو لیڈر شامل تھے اور مشورہ میں یہ طے پایا کہ ہندوؤں اور مسلمان مبلغوں کو باہمی کشمکش سے روک دیا جائے اور علاقہ چھوڑ دینے کی ہدایت کی جائے حالانکہ حالت یہ تھی کہ آریوں نے اس وقت تک سینکڑوں مسلمانوں کو مرتد کر لیا ہوا تھا۔ اس طرح ان کو تو ایسی صلح میں سراسر فائدہ تھا۔ وہ تو دل سے یہی چاہتے تھے کہ علاقہ میں مسلمانوں کا اثر موجود نہ رہے اس لئے ان کا رضامند ہو جانا تو سمجھ میں آ سکتا ہے مگر حیرانی ہے کہ مسلمان لیڈر جو اجلاس میں موجود تھے مسلمانوں پر زور دیتے تھے کہ وہ علاقہ میں جدوجہد ترک کر دیں۔ آریوں نے کہا کہ اگر صلح کرنی ہے تو احمدیوں کو بھی راضی نامہ میں شامل کیا جائے۔ چنانچہ بلانے پر احمدیوں کے نمائندے بھی گئے اور جب ان سے راضی نامہ کے لئے کہا گیا تو انہوں نے اپنے امام کی طرف سے جواب دیا کہ جب تک وہ تمام لوگ جن کو آریوں نے مرتد کیا ہے ایک ایک کو ہم دوبارہ مسلمان نہ بنا لیں گے اس وقت ہم علاقہ میں کام کرنا بند نہیں کر سکتے اس پر بعض مسلمان مولویوں نے آریوں سے کہا کہ احمدیوں کی ہستی ہی کیا ہے اگر وہ صلح میں شامل نہیں ہوتے تو نہ ہوں باقی مسلمان تیار ہیں۔ اس پر آریوں کے نمائندوں نے صاف لفظوں میں جواب دیا کہ اگر احمدی صلح میں شامل نہیں ہوتے تو کوئی صلح نہیں ہو سکتی ہمیں باقی مسلمانوں کی پرواہ نہیں ہمیں تو خطرہ احمدیوں ہی سے ہے۔

(۲) چند روز ہوئے کہ جڑانوالہ (لائلپور) کی جامعہ مسجد کے امام پر جو دیوبندی فرقہ سے تعلق رکھتا تھا کسی نے مجرمانہ حملہ کرکے انہیں شدید زخمی کر دیا۔ اس واقع پر ہفت روزہ الاعتصام۔

ہفت روزہ ترجمان اسلام اور شیعہ ہفت روزہ "رضا کار" نے نہایت دردمندانہ ادارئیے لکھے ہیں اور اتحاد بین المسلمین پر زور دیا ہے۔ اسی تعلق میں اوپر کے تینوں اخباروں کے اقتباسات دے کر ہفت روزہ "شہاب" نے بھی اتحاد بین المسلمین پر ایک اداریہ تحریر کیا ہے۔ معاصر نے بھی خوب لکھا ہے۔ چنانچہ رقمطراز ہیں:-

"یہ حقیقت کسی سے چھپی ڈھکی نہیں اور ان تینوں معزز معاصرین نے اسے نہایت زوردار الفاظ میں پیش فرمایا ہے کہ موجودہ حالات اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ تمام دینی جماعتیں متحد اور متفق ہو کر اتحاد بین المسلمین کے نسخہ کو پورا کریں۔ یہ اتحاد ملک کی سالمیت، اس کی بقاء اور اس کی ترقی کے لئے بھی بیحد ضروری بلکہ ناگزیر ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس سے بھی اہم تر مقصد کے حصول کا واحد ذریعہ ہے یعنی جب تک ملک کی دینی جماعتیں مذہب گریز رجحانات کے خلاف متحد ہو کر صف آراء نہ ہوں گی۔ اس وقت تک موجودہ پود کا مذہب دوست ہونا ناممکن نہیں اور اگر موجودہ پود اسلام کے ساتھ اپنے رشتوں کو استوار نہ کر سکی اور اس مضبوط شجر کے ساتھ پیوستہ نہ رہ سکی تو اس روزِ بد کیلئے ہمیں تیار رہنا چاہیئے جب خدانخواستہ پاکستان بھی نہیں رہے گا اور اس کی سالمیت استحکام اور ترقی کے تمام تر خواب اور اس کی تمام تر خواہشات بے ضرورت اور بے محل ہو کر رہ جائیں گی۔"

(شہاب ۲۸ مارچ ۶۵ء)

اس سے واضح ہے کہ "شہاب" کے دل میں مسلمانوں کے اتحاد کا بڑا جوش اور درد ہے بلکہ کہنا چاہیئے کہ ؏

سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

مگر وہ جو کہتے ہیں کہ ایک گندی مچھلی سارے جل کو گندہ کر دیتی ہے۔ شہاب نے بھی آگے لکھ کر اپنے تمام جوش و خروش پر خود ہی پانی پھیر دیا ہے۔ لکھا ہے:-

"وقت کی اس اہم ترین ضرورت کے پیش نظر ہم تمام مکاتیب خیال کے علمائے کبار کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ ایک دینی متحدہ محاذ قائم کریں جو سو فی صد غیر سیاسی ہو اور جس کا مقصد مسلمانوں کے مختلف ممالک کے درمیان اتحاد قائم کرنے کے سوا اور کچھ نہ ہو۔ یہ اتحاد اسی صورت میں ممکن ہو گا کہ تمام اسلامی مسالک فکر (جن میں قادیانیت اور پرویزیت کی کوئی گنجائش نہیں) اپنے اپنے مخصوص مسلکی عقائد پر قائم رہتے ہوئے دوسرے اسلامی مسالک کے مخصوص عقائد کا احترام کریں اور اس احترام کے لئے وسیع تر رائے عامہ تیار کریں۔"

(ایضاً)

خطوط وحدانی معاصر کی طرف سے اور داو پر خط زنی ہماری طرف سے ہے اس کا جواب ہم آریوں کے انداز میں یہ دیتے ہیں کہ

اگر آپ لوگوں کا یہی وطیرہ ہے تو جاؤ قیامت تک زور لگاؤ آپکا اتحاد بین المسلمین ایک خواب پریشاں اور خیالِ باطل سے بڑھ کر کچھ نہیں ہو گا ؏

ہے یہ وہ لفظ کہ شرمندۂ معنی نہ ہوا

اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ایک دن ایسا ضرور آئے گا کہ اسلام غالب آ کر جماعتِ احمدیہ کی مساعی سے تمام دنیا کے انسانوں میں اتحاد و صلح و امن کی فضا قائم ہو جائیگی۔

درخواست دعا

عزیزہ امۃ اللہ بیگم بنت مرزا غلام نبی صاحب صدر حلقہ پورن نگر سیالکوٹ کا مشن ہسپتال سیالکوٹ میں اپریشن ہوا ہے۔ براہ کرم احباب صحتِ کامل کے لئے دعا فرما کر ممنون فرماویں۔

(احقر عبدالرحمٰن صابر جنرل سیکرٹری گوجرانوالہ)

معاصرین سے

ایک دیوبندی عالمِ دین پر سفاکانہ حملہ

(منقول از الاعتصام لاہور ۲۶ مارچ ۶۵ء)

یہ خبر ہم نے افسوس اور تعجب کے ملے جلے جذبات کے ساتھ سُنی کہ:-

گذشتہ دنوں جڑانوالہ (ضلع لائل پور) کی جامع مسجد کے خطیب مولانا محمد امین صاحب پر ایک شخص نے حملہ کر کے ان کو شدید زخمی کر دیا۔

.... بات یہ ہے کہ زمانہ نہایت اتحاد و اتفاق کے ساتھ رہنے کا ہے۔ بالخصوص دینی جماعتوں اور مذہبی عناصر کا فرض ہے کہ وہ باہم کامل یگانگت کا مظاہرہ کریں۔ اور آپس کے جھگڑوں اور بے مقصد نزاع کے سلسلے کو ختم کر دیں۔

اس ملک میں بے شمار برائیاں پھیلی ہوئی ہیں اور مسلم معاشرہ کئی قسم کی بدعنوانیوں کا شکار ہے۔ چوری، ڈاکہ، قتل و غارت، سلب و نہب، اغواکی وارادات، رشوت ستانی، اقربا نوازی کتنی ہی تباہیاں ہیں۔ جو انتہائی خطرناک اور معاشرہ کے لئے نہایت ہی تباہ کن ہیں۔ اور علماء دین اور اسلام پسند لوگوں کو پکار رہی ہیں۔ کہ وہ ان کے سدباب کے لئے کوشاں ہوں۔

لیکن یہ کس درجہ ہماری حرماں نصیبی اور ایمان کی جان کنی ہے کہ ہم نے ان سب کو نظر انداز کر کے ایک دوسرے کے گریبان میں ہاتھ ڈال رکھا ہے۔ کیا یہ بہت بڑا المیہ نہیں کہ جو طاقت ان برائیوں کے خاتمہ کے لئے استعمال ہونا چاہیئے تھی، وہ آپس کی مخالفت اور باہمی مخاصمت میں خرچ ہو رہی ہے۔

کیا یہ چیز اس بات کی علامت نہیں کہ ہمارا ضمیر مردہ ہو چکا ہے، اور احساس کا دیوالہ نکل گیا ہے؟۔ نہ حالات پر ہماری نگاہ ہے، نہ وقت کی آواز کا خیال ہے اور نہ یہ شعور ہی باقی رہا ہے کہ سوچ سمجھ کر قدم اٹھائیں اور واقعات کی نزاکتوں کو پیش نظر رکھیں۔

کئی سال ہوئے پشاور میں مولانا غلام اللہ خاں صاحب (راولپنڈی) پر ایک مسجد میں قاتلانہ حملہ کیا گیا تھا۔ پھر دو ڈھائی سال کی بات ہے، اوکاڑہ میں ایک دیوبندی مسلک کے حامل نوجوان کو بریلوی گروہ کے ایک شخص نے قتل کر ڈالا تھا۔

اس قسم کے حملے از حد تشویش ناک اور انتہائی تکلیف دہ ہیں۔ اور مذہب کے لئے سمِ قاتل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جو لوگ مذہب سے دُور ہیں لازماً یہ جھگڑے ان کو مزید دور کرنے کا باعث بنیں گے۔ اور نئی پود پر بُرے اثرات ڈالیں گے۔ کیا ان سفاکانہ حرکتوں کو ساتھ لے کر آپ کسی کو اسلام کی دعوت دے سکتے ہیں۔

غور کرنا چاہیئے کہ ان مذہبی جھگڑوں اور مسلکی اختلافات کا جو طوفان بپا ہے، آخر اس سے کونسا مسئلہ حل ہوتا ہے اور ان سے کس برائی کی جڑ کٹتی اور کس بے حیائی پر زد پڑتی ہے؟-

بتایا جائے، ان سے منکرات کے اس سیلاب میں کونسی کمی واقع ہوتی ہے۔ جو پورے زور سے ہماری جانب امڈا چلا آرہا ہے۔ اور ہمارے معاشرہ کو اپنی لپیٹ میں لینے کے لئے تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے؟۔ فضا پر گوناگوں فواحش کی جو دبیز چادر تنی ہوئی ہے۔ کیا اس کی کوئی چھوٹی سے چھوٹی تہہ بھی ٹوٹتی ہے؟- اس سے برائی کتنے گز پیچھے ہٹتی اور نیکی کتنے قدم آگے بڑھتی ہے؟- جب ان میں سے کوئی بات بھی نہیں ہو پاتی، نہ اس سے خیر کے کرشمے پھوٹتے اور نہ شر کے دروازے بند ہوتے ہیں۔ تو آخر ان حرکاتِ مذبوحہ کا کیوں ارتکاب کیا جاتا ہے؟-

جہاں تک ہماری عقل ہمارا ساتھ دیتی ہے۔ اس سے مذہب بدنام ہوتا ہے۔ اور لوگوں کے دلوں میں مذہبی عناصر اور اسلام کے نام لیواؤں کے خلاف نفرت کے جذبات اُبھرتے ہیں۔

اسلام آپس میں عداوت اور بیر رکھنے کی تعلیم نہیں دیتا۔ یہ تو نہایت صاف ستھرا مذہب ہے اور انسانی فطرت کے عین مطابق ہے۔ یہ لوگوں کو تلقین کرتا ہے کہ وہ باہم صلح و صفائی سے زندگی بسر کریں، نہ کسی کی جان کے دشمن ہوں اور کسی کو بلاوجہ تنگ کریں۔

لیکن نہایت افسوس ہے کہ ہمارا معاملہ اسلام کی اس تعلیم کے بالکل برعکس ہے۔ ہم وہ قدم اٹھاتے ہیں، جو اسلام کی تعلیم، شرافت، اخلاق اور تہذیب و شائستگی سے کوئی بھی تعلق نہ رکھتا ہو۔

آج لوگ فضا میں اڑتے، چاند کو پہنچتے اور ستاروں پر کمندیں ڈالتے ہیں۔ لیکن ہم نے اپنے آپ کو دیوبندی، بریلوی جھگڑوں کی زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے۔

ہم نہایت ادب سے عرض کریں گے کہ اس قسم کے جھگڑوں کو......... چھوڑ دیجئے اور انسانیت کی خدمت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیجئے کہ اسلام کی تعلیم یہی ہے۔

اس وقت بے شمار برائیاں ہمارے گردوپیش پھیلی ہوئی ہیں۔ اور یہ برائیاں بریلویوں کو بھی نقصان پہنچاتی ہیں اور دیوبندیوں کو بھی۔ یہ جب حملہ کرنے پر آتی ہیں تو کسی کو معاف نہیں کرتیں۔

ہمارا فرض ہے، کہ ہم اپنے اپنے مسلک پر قائم رہتے ہوئے ان کے انسداد کی کوشش کریں، اور معاشرہ کو ان کے مہلک جراثیم سے محفوظ رکھنے کے لئے ساعی ہوں۔ اس دَور کا اہم اور بنیادی مسئلہ یہی ہے۔ آپس میں گتھم گتھا ہونا قطعاً کوئی مسئلہ نہیں۔

برائیاں ہمارے معاشرہ کی اخلاقیات کو گھن کی طرح کھا رہی ہیں۔ ان کو ختم کرنے کے لئے آخر آپ میں سے کوئی شخص کیوں آگے نہیں بڑھتا۔ اور کیوں صحیح سمت کو قدم نہیں بڑھائے جاتے۔؟

قائدین مجالس توجہ فرمائیں

قائدین مجالس کو مرکز سے براہ راست اور قائدین اضلاع و علاقہ کی معرفت اکثر توجہ دلائی گئی ہے۔ مجالس کی ماہانہ کارگذاری کی رپورٹ ہر ماہ کی دس تاریخ تک سپرد ڈاک ہو جانی چاہیئے تا کہ پندرہ تاریخ سے پہلے مرکز میں پہنچ جائے۔ مگر ابھی بہت سے قائدین ایسے ہیں جو اس طرف پوری توجہ نہیں دے رہے۔ رپورٹ بھجوانے کے لئے ضروری ہے کہ مطبوعہ رپورٹ فارم کی مکمل خانہ پُری معین اعداد و شمار کے ساتھ کی جائے۔ اسی طرح رپورٹ فارم پر کرتے وقت اس کا خیال رکھا جائے کہ ان امور کا بھی اندراج ہو جو مہتممین مرکزیہ نے شعبہ جات کی گذشتہ رپورٹس پر اپنے ماہوار تبصرہ میں دریافت کئے ہیں۔ اور جس شعبہ میں آپ کی مجلس کا کوئی کام نہ ہو وہاں یہ لکھا جائے کہ کوئی کام نہیں ہوا۔ رپورٹ صرف ایک کارڈ (خط) پر بھجوا دینا درست نہیں۔ البتہ اگر مطبوعہ فارم آپ کی رپورٹ کے لئے ناکافی ہو تو زائد کاغذ ساتھ لگائے جا سکتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ تمام قائدین ہر ماہ بروقت مکمل رپورٹ بھجوا کر فرض شناسی کا ثبوت دیں گے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان نکاح

عزیزی حمید احمد باجوہ پسر عزیزی چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ مرحوم ساکن چک ۸۸/ج ب تحصیل و ضلع لائل پور (پوتا حضرت چوہدری عبداللہ خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ساکن داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ کا نکاح ۲۶/۳/۶۵ بعد از نماز جمعہ مسجد مبارک ربوہ میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر ہمراہ عزیزہ بدر النساء بیگم دختر مکرم و محترم چوہدری عطاء اللہ صاحب ساکن چک نمبر ۱۲۷/ر ب (ہلو پور) تحصیل و ضلع لائل پور پڑھا۔

احباب جماعت کی خدمت میں اس تعلق کے جانبین کے لئے غایت درجہ بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے۔

(خاکسار اسد اللہ خاں امیر جماعت احمدیہ۔ لاہور)

تلاش گمشدہ

میرے چچا مکرم محمد یعقوب صاحب جو صوفی محمد اسحٰق صاحب مبلغ مشرقی افریقہ کے چھوٹے بھائی تھے مورخہ ۲۷/۱/۶۵ بروز بدھ سے لاپتہ ہیں۔ وہ اس روز حسبِ معمول سائیکل پر کپڑا کی پھیری کرنے گئے مگر آج تک ان کا کوئی سراغ نہیں مل رہا۔ پولیس میں مقدمہ رجسٹرڈ ہو چکا ہے وہ تحقیقات کر رہی ہے۔

اگر کسی دوست کو ان کے متعلق کچھ علم ہو تو ضرور اطلاع دیں۔ ان کا حلیہ یہ ہے۔

عمر ۳۶ سال۔ قد چھوٹا۔ رنگ پکا۔ جن دوست کو ان کا کوئی پتہ چلے تو وہ مجھے مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے کر ممنون فرماویں۔

(محمد صدیق شاکر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بھاٹی گیٹ لاہور)

دُعائے نعم البدل

خاکسار کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۶۵ء بروز جمعۃ المبارک لڑکا عطا فرمایا تھا جو جلد ہی اپنے مولائے کریم سے جا ملا۔ درخواستِ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اُس کا نعم البدل عطا فرمائے۔ (ماسٹر رحمت علی ظفر واقفِ زندگی محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

یکم اپریل ۱۹۶۵ء سے نافذ ہونے والے ٹائم ٹیبل میں اہم تبدیلیاں

۱- میل اور ایکسپریس گاڑیوں کے اوقات کا خلاصہ

گاڑی					
		کراچی کینٹ	لاہور	راولپنڈی	پشاور کینٹ
۱ اپ خیبر میل	آمد	-	۱۹-۳۰	۱-۵۳	۷-۰۵
	رفت	۲۱-۵۰	۲۰-۰۰	۲-۲۸	-
					کوئٹہ
۳ اپ بولان میل	آمد	-			۱۰-۳۵
	رفت	۱۴-۵۰			-
		کراچی شہر			پشاور کینٹ
۵ اپ تیزرو	آمد	-	۷-۵۵	۱۴-۵۵	۲۰-۰۰
	رفت	۱۱-۴۵	۸-۲۰	۱۵-۲۰	-
		کراچی کینٹ			
۷ اپ تیزگام	آمد	-	۱۱-۳۰	۱۷-۵۰	-
	رفت	۱۵-۴۵	۱۱-۵۵	-	-
		کراچی شہر	لائل پور	وزیر آباد	سیالکوٹ
۹ اپ شاہین	آمد	-	۸-۳۰	۱۱-۵۵	۱۳-۱۵
	رفت	۱۲-۳۰	۸-۴۵	۱۲-۱۰	-
				راولپنڈی	پشاور کینٹ
۱۱ اپ چناب ایکسپریس	آمد	-	۱۹-۱۶	۴-۲۵	۱۰-۱۰
	رفت	۱۹-۱۵	۳۴-۱۶	۴-۵۰	-
		کراچی کینٹ	لاہور		
۱۳ اپ ایکسپریس	آمد	-	۱۰-۱۰	۱۶-۴۰	۲۱-۲۵
	رفت	۱۴-۳۰	۱۰-۳۵	۱۷-۰۵	-
		کراچی شہر			
۱۵ اپ کراچی ایکسپریس	آمد	-	۹-۲۰		
	رفت	۸-۴۵	-	×	×
					روہڑی
۱۷ اپ لاڑکانہ ایکسپریس	آمد	-			۲-۴۰
	رفت	۷-۴۵	×	×	-
		کراچی کینٹ			حیدر آباد
۱۹ اپ مہران	آمد	-			۲۱-۵۰
	رفت	۱۹-۰۰	×	×	-
		لاہور			جھنگ صدر
۲۱ اپ ڈاچی	آمد	-			۰-۲۵
	رفت	۱۸-۳۵	×	×	-
			لائل پور		
۲۳ اپ رچنا	آمد	-	۸-۴۰		
	رفت	۶-۳۰	-	×	×
		کراچی شہر			سکھر
۲۵ اپ ایکسپریس	آمد	-			۱۳-۲۵
	رفت	۵-۰۰	×	×	-
		ملتان کینٹ	لاہور		
۲۷ اپ ایکسپریس	آمد	-	۲۱-۱۵		
	رفت	۱۵-۱۵	-	×	×
		راولپنڈی			پشاور کینٹ
۳۹ اپ ایکسپریس	آمد	-			۲۳-۲۵
	رفت	۱۸-۴۵	×	×	-
		لاہور			سرگودھا
۸۵ اپ ایکسپریس	آمد	-			۲۰-۳۵
	رفت	۱۵-۵۰	×	×	-
					سیالکوٹ
۱۶۹ اپ ایکسپریس	آمد	-			۱۰-۱۵
	رفت	۷-۰۵	×	×	-
		پشاور کینٹ	راولپنڈی	لاہور	کراچی کینٹ
۲ ڈاؤن خیبر میل	آمد	-	۲-۳۰	۸-۵۰	۶-۵۰
	رفت	۲۱-۵۵	۳-۰۵	۹-۲۰	-
		کوئٹہ			
۴ ڈاؤن بولان میل	آمد	-			۱۱-۵۵
	رفت	۱۵-۴۵	×	×	-
		پشاور کینٹ			کراچی شہر
۶ ڈاؤن تیزرو	آمد	-	۱۲-۳۵	۱۹-۳۵	۱۹-۴۵
	رفت	۸-۰۰	۱۳-۰۵	۲۰-۰۰	-
					کراچی کینٹ
۸ ڈاؤن تیزگام	آمد		-	۱۴-۰۰	۱۰-۱۰
	رفت	×	۸-۰۰	۱۴-۲۵	-
		سیالکوٹ	وزیر آباد	لائل پور	کراچی شہر
۱۰ ڈاؤن شاہین	آمد	-	۱۴-۴۰	۱۸-۲۲	۱۴-۵۰
	رفت	۱۳-۳۵	۱۴-۵۵	۱۸-۳۷	-
		پشاور کینٹ	راولپنڈی	لائل پور	کراچی شہر
۱۲ ڈاؤن چناب ایکسپریس	آمد	-	۲۳-۱۰	۱۱-۱۵	۹-۱۵
	رفت	۱۷-۳۰	۲۳-۳۷	۱۱-۳۰	-
				لاہور	کراچی شہر
۱۴ ڈاؤن ایکسپریس	آمد	-	۱۱-۱۵	۱۶-۲۵	۱۲-۳۵
	رفت	۶-۰۰	۱۰-۴۰	۱۶-۵۰	-
		لاہور			کراچی شہر
۱۶ ڈاؤن کراچی ایکسپریس	آمد	-			۲۰-۱۵
	رفت	۲۲-۳۰	×	×	-
		روہڑی			
۱۸ ڈاؤن لاڑکانہ ایکسپریس	آمد	-			۱۸-۰۵
	رفت	۵-۰۰	×	×	-
		حیدر آباد			کراچی کینٹ
۲۰ ڈاؤن مہران	آمد	-			۹-۲۰
	رفت	۶-۳۰	×	×	-
		جھنگ صدر			لاہور
۲۲ ڈاؤن ڈاچی	آمد	-			۸-۰۰
	رفت	۲-۱۰			-
		لائل پور			
۲۴ ڈاؤن رچنا	آمد	-			۲-۱۰
	رفت	۱۷-۵۵			-
		سکھر			کراچی سٹی
۲۶ ڈاؤن ایکسپریس	آمد	-			۲۳-۱۵
	رفت	۱۴-۲۵			-
		لاہور			ملتان کینٹ
۲۸ ڈاؤن ایکسپریس	آمد	-			۱۱-۱۰
	رفت	۵-۱۵			-
		پشاور کینٹ	راولپنڈی		
۴۰ ڈاؤن ایکسپریس	آمد	-	۱۵-۱۵		
	رفت	۱۰-۲۵			
		سرگودھا	لاہور		
۸۶ ڈاؤن ایکسپریس	آمد	-	۹-۰۵		
	رفت	۴-۱۰	-		
		سیالکوٹ			
۱۷۰ ڈاؤن ایکسپریس	آمد	-	۱۸-۵۰		
	رفت	۱۵-۴۰	-		

II نئی سروس کا اہتمام:-

(i) کوئٹہ لاہور اور لپٹ ورکینٹ کے درمیان تھرڈ کلاس سلیپر سروس کی سہولت مہیا کرنے کے مقصد کے پیش نظر ۴۴ ڈاؤن ۱۳/۱۳ اپ اور ۱۴ ڈاؤن ۴۳ اپ کے ساتھ تھرو سروس کیریج کے طور پر نئے تھرڈ کلاس سلیپر کوچ ڈبے لگائے جائیں گے

(ii) ۹ اپ/۱۰ ڈاؤن شاہین کے ساتھ لائل پور اور کراچی شہر کے درمیان ایک زائد تھرڈ کلاس سیکنڈ سروس کوچ لگے گی۔

III گاڑیوں کے حدود کار میں تبدیلی

(i) ۹ اپ/۱۰ ڈاؤن شاہین جو اس وقت کراچی شہر اور وزیر آباد کے درمیان چلتی ہے آئندہ آگے سیالکوٹ تک بھی آتی جاتی رہے گی۔

(ii) شٹل گاڑی جو اس وقت لاہور اور ناندلیانوالہ کے درمیان چلتی ہے آئندہ آگے کھاریہ تک بھی آتی جاتی رہے گی

(iii) آر سی ۱۵ اپ/آر سی ۱۶ ڈاؤن ریل کار جو اس وقت لاہور اور خوشاب کے درمیان چلتی ہے یکم اپریل سے آگے جوہر آباد تک بھی آتی جاتی رہے گی۔

(iv) ۳۴۹ اپ/۳۵۰ ڈاؤن جو اس وقت ٹنڈیٹن اور حیدرآباد کے درمیان چلتی ہے اب آگے نواب شاہ تک آتی جاتی رہے گی اور ۳۴۵ اپ/۳۴۶ ڈاؤن جو اس وقت کوٹری اور ٹنڈیٹن کے درمیان چلتی ہے اب نواب شاہ ختم ہوا کرے گی اور یہیں سے چلا کرے گی

(v) ۲۰۹ اپ/۲۱۰ ڈاؤن نارووال اور چکیہ امر دکے درمیان منسوخ کر دی جائے گی اور ۲۴۹ اپ/۲۵۰ ڈاؤن وزیر آباد اور سیالکوٹ کے درمیان منسوخ ہو جائے گی۔

گاڑیوں کے اوقات میں تبدیلیوں کے لئے یکم اپریل ۱۹۶۵ سے جاری ہونے والے ٹائم ٹیبل کو ملاحظہ فرمائیے یہ تمام ریلوے بک سٹالوں پر فروخت ہو رہا ہے۔

حمید الدین احمد
چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

موجودہ پتہ درکار ہے :- مکرم بشیر احمد صاحب وصیت نمبر ۱۵۳۵۴ ولد چوہدری بوٹے خان صاحب سابق ساکن چک ۸۸/ گ ب ضلع لائل پور کا موجودہ پتہ درکار ہے اگر کسی دوست کو ان سے متعلق موجودہ پتہ کا علم ہو یا موصی خود یہ اعلان پڑھیں تو دفتر ہذا کو فوری طور پر مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

اِسلام دُنیا کمانے سے منع نہیں کرتا البتہ دنیا کو معبود بنانے سے روکتا ہے

اس کی تعلیم یہ ہے کہ دنیا میں ہو کر دنیا سے الگ رہو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ایک اہم نصیحت

"دنیا میں مختلف لوگوں کی مختلف خواہشات ہوتی ہیں کوئی مال کے حاصل کرنے کے پیچھے لگ جاتا ہے پھر مال کے حاصل کرنے کے مختلف ذرائع ہوتے ہیں کوئی کوئی ذریعہ استعمال کرتا ہے کوئی کوئی۔ کچھ ایسے ہوتے ہیں جو دنیا میں زمین کو پسند کرتے ہیں ان کو دن رات اسی کی لگن لگی رہتی ہے۔ کچھ ایسے ہوتے ہیں جن کو عہدوں کا خیال ہوتا ہے اور وہ دن رات افسروں کی خوشامدوں میں لگے رہتے ہیں۔ کچھ لوگ اس خیال کے ہوتے ہیں کہ لوگ ان کو اچھا کہیں۔ کئی لوگ علم کا شوق رکھتے ہیں۔ اور نئی بات کے دریافت کرنے کی فکر میں ہوتے ہیں کوئی ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو پڑھنے کا شوق ہوتا ہے ان کا یہی شغل ہوتا ہے کہ جو کتاب اٹھائی پڑھنے لگے۔ غرض مختلف مقاصد اور میدان ہوتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کا منشا ہے کہ سب مقاصد کو ترک کر کے اللہ تعالیٰ ہی بندوں کا مقصد بن جائے۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے وہ اور سب کام چھوڑ دیں اور اسی کو اپنا مقصد بنا لیں۔ اس کے دو ذریعہ ہیں اوّل یہ کہ وہ چیزیں بندوں کو چھوڑ دیں دوسرے یہ کہ بندہ ہی ان کو چھوڑ دے اور واقعہ میں یہی دو طریق ہیں کہ ان کے ذریعہ خدا تعالیٰ ملتا ہے۔ اگر ایک انسان میں نیکی ہوتی ہے تو وہ دنیا کو خود چھوڑ دیتا ہے اور اگر اس میں گند ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے دنیا چھڑاتا ہے یہی وجہ ہے کہ جو نبی آتے ہیں وہ بشارتیں بھی لاتے ہیں اور انذار بھی بشارت ان کے لئے جو دنیا کو خود چھوڑ دیتے ہیں اور ڈراتے ان کو ہیں جو دنیا کو خود نہیں چھوڑ سکتے۔ مصائب آتے ہیں اور ان سے مطلب یہ ہوتا ہے کہ انسان خدا کی طرف متوجہ ہو۔ لیکن جو لوگ دنیا کو چھوڑتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ اس لئے مصیبت نہیں ڈالتا کہ ان کو ہلاک کرے بلکہ اس لئے ان پر ابتلا لاتا ہے کہ دنیا کو دکھائے کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جو دنیا میں ہو کر دنیا سے الگ ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کے انعام کے مستحق ہیں۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ لوگ دنیا کے تارک اور راہب ہو جاتے ہیں بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ اسلام بتاتا ہے کہ دنیا میں ہو کر دنیا سے الگ رہو۔ اسلام یہ تعلیم نہیں دیتا کہ کوئی شخص اپنی تجارت کو تباہ کر دے اپنی زمینداری کو برباد کر دے۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں لا رھبانیۃ فی الاسلام۔

اسلامی طریق یہ ہے کہ دنیا میں رہ کر دنیا سے الگ رہو۔ صحابہؓ میں اس کی نظیریں ملتی ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ جو بہت بڑے صحابی تھے۔ اور عشرہ مبشرہ میں سے تھے جن کو اس دنیا میں ہی جنّت کی بشارت مل گئی تھی وہ تجارت کیا کرتے تھے۔ جب فوت ہوئے تو کئی کروڑ روپیہ ان کے گھر سے نکلا ان کی آمد کا یہ حال تھا کہ ایک ہزار روزانہ صدقہ کرتے تھے۔ مگر ان کا ذاتی ایک مہینہ کا بھی ایک ہزار خرچ نہ تھا۔ تو اسلام یہ نہیں کہتا کہ دنیا نہ کماؤ بلکہ اس سے روکتا ہے کہ اس کو معبود بناؤ۔"

(الفضل ۱۲ ستمبر ۱۹۲۲ء)

قیادتِ ایثار اور انصار اللہ

قیادتِ ایثار کے سالانہ پروگرام کی ایک شق یہ بھی ہے کہ مکھیوں اور مچھروں کے استیصال کے لئے تدابیر اختیار کی جائیں، موجودہ ایام میں اس طرف خاص توجہ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ وبائی بیماریوں کی روک تھام ہو سکے۔

احتیاطی ٹیکے

احباب کے لئے مناسب ہو گا کہ ہیضہ اور ٹائیفائڈ کی پیش بندی کے لئے ابھی سے اپنے اہل وعیال کو ہیضہ اور ٹائیفائڈ کی مخلوط ویکسین کے ٹیکے کرا لیں۔

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

وسطی چلی میں قیامت خیز زلزلہ ۔ ۴۰۰ افراد ہلاک

بند ٹوٹ جانے سے کئی دیہات نیست و نابود ۔ ۶۰۰ افراد ابھی تک لاپتہ ہیں،

سانتیاگو۔ ۳۰ مارچ۔ چلی کے وسطی علاقہ میں قیامت خیز زلزلے سے گزشتہ روز ایک بند ٹوٹ گیا۔ جس سے پانی کی تند و تیز موجوں اور پندرہ بیس لاکھ ٹن گارے، پتھروں اور اینٹوں کی زد میں آ کر قریباً چار سو افراد ہلاک ہو گئے۔ چھ سو سے زائد افراد ابھی تک لاپتہ ہیں۔ زلزلے سے دوسرے شہروں میں بھی زبردست نقصان ہوا۔ چلی کے وزیر داخلہ مسٹر سیمیان نے بتایا کہ یہ بند الکوبے کے قریب تعمیر کیا گیا تھا جس میں کان کنی کا روڑا اور کان کنوں کے ستر اسی مکانات تھے۔

مسٹر سیمیان نے کہا کہ بند ٹوٹنے سے بیس لاکھ ٹن سے زائد مٹی پتھر، اینٹیں اور لوہا تند و تیز موجوں کے ساتھ بہہ نکلا اور اس کے راستے میں جو چیز بھی آئی اسے تباہ کر کے خس و خاشاک کی طرح بہا لے گیا۔ قصبہ الکوبے کے علاوہ کئی دیہات بھی نیست و نابود ہو گئے معلوم ہوا ہے کہ شدید زلزلے سے وسطی چلی کے کئی شہروں میں زبردست مالی اور جانی نقصان ہوا ہے۔

مسٹر سیمیان نے دورہ کے بعد بتایا کہ متاثرہ علاقہ میں پچیس پچیس فٹ کیچڑ جمع ہو گیا ہے۔ ہزاروں فوجی اور پولیس کے سپاہی بلڈوزروں کی مدد سے متذکرہ قصبہ اور دیہات کے ملبہ کو ہٹا کر لاشیں نکالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وسطی علاقہ جس کی آبادی ۷ لاکھ کے قریب ہے پہاڑیوں سے گھرا ہوا ہے زلزلہ سے یہاں سب کچھ تہ و بالا ہو گیا ہے قصبہ الکوبے میں سے صرف ایک شخص زندہ بچا ہے جس کا نام کارلس منیچل ہے اس نے بتایا ہے کہ جب میں نے پانی ریت اور کیچڑ کی ایک سو فٹ اونچی دیوار کو قصبہ کی طرف آتے دیکھا تو فوراً بھاگ کر ایک قریبی پہاڑی کی چوٹی پر چڑھ گیا میرے دیکھتے ہی دیکھتے پانچ منٹ کے اندر قصبہ کے علاوہ چھ مربع میل کا علاقہ نیست و نابود ہو گیا۔ پانی کی لہر میرے کندھوں پر سے گزری لہر گزر گئی تو پیچھے کوئی عمارت سلامت نہ بچی۔

ایک اطلاع کے مطابق چلی کے جن دوسرے شہروں میں زلزلے سے تباہی ہوئی ہے ان میں والپریزو، لاس برانکوس میلیے اور سانتیاگو شامل ہیں یاد رہے کہ ۱۹۶۰ء میں چلی میں جو زلزلہ آیا تھا اس میں پانچ ہزار افراد ہلاک ہوئے تھے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق متعدد شہروں میں ہزاروں مکانات گرنے سے سینکڑوں افراد زخمی ہوئے ہیں۔ سینکڑوں پل گرجا گھر اور دوسری عمارتیں بھی منہدم ہو گئی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ جس وقت زلزلہ آیا لوگ گرجا گھروں سے نکل کر اپنے گھروں کو جا رہے تھے اس لئے جانی نقصان نسبتاً کم ہوا ہے

پاکستان ایسوسی ایشن کے مطابق گذشتہ روز چلی میں جو قیامت خیز زلزلہ آیا تھا اس کے جھٹکے کوئٹہ میں بھی ریکارڈ کئے گئے۔ رصدگاہ کے ترجمان نے بتایا کہ زلزلہ کا مرکز کوئٹہ سے قریباً دس ہزار میل جنوب مغرب میں تھا۔ انھوں نے خدشہ ظاہر کیا کہ زلزلہ سے جنوبی امریکہ کے کئی ممالک میں زبردست نقصان ہوا ہے۔

عید الاضحیٰ قریب آ رہی ہے

قربانی کرنے والے احباب توجہ فرمائیں

"عید الاضحیٰ یعنی قربانیوں کی عید قریب آ رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ۱۳ اپریل کو عید ہو گی اس موقعہ پر جو احباب نظارت خدمت درویشاں کے ذریعہ قربانی کرانا چاہیں ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ بہت جلد فی جانور (چھترا) کم از کم پچاس روپے کے حساب سے رقم بھجوا دیں تاکہ ان کی طرف سے قربانی کرائی جا سکے چونکہ عید الاضحیٰ کے قریب جانوروں کی قیمت میں خصوصیت سے اضافہ ہو جایا کرتا ہے اس لئے اس معاملہ میں توقف ہرگز نہ کیا جائے ورنہ دیر ہونے سے جانوروں کے انتظام میں مشکل پیش آئے گی اور قیمت میں بھی اضافہ ہو جائے گا۔ آج کل ایک چھترا (جس پر قربانی کی شرائط پوری آتی ہیں) کی قیمت اوسطاً پچاس روپے ہے"

(ناظر خدمتِ درویشاں)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴